

سپریم کورٹ ریوٹس۔[2003]۔ ایس۔یو۔پی۔پی۔2۔ایس۔سی۔آر

وی۔ڈنڈاپانی چیٹیار

بنام

بالا سبرامنین چیٹیار (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے اور

دیگران

8 اگست 2003

[ایم۔بی۔شاہ اور ڈاکٹر اے آر۔لکشمین، جسٹسز]

ہندو جانشینی ایکٹ، 1956- دفعات 15(2)(ط) اور 15(آئی)- خاتون ہندو، جس نے سمجھوتے کے ڈگری نامے کی بنا پر اپنی ماں کی طرف سے جائیداد متدعو یہ حاصل کی تھی، بے دردی سے فوت ہو گئی- جائیداد متدعو یہ کی صحیح وارث- منعقد؛ اپنے والد کی وارث ہو گئی نہ کہ اپنے شوہر کی وارث-

'آر'، ایک ہندو خاتون نے ایک مقدمے میں دعویٰ کیے گئے سمجھوتے کے ڈگری نامے کی بنیاد پر اپنی مادری دادی کی جائیدادیں حاصل کیں۔ 'آر' کی غیر قانونی اور غیر قانونی موت پر، ماتحت جج کی عدالت میں یہ حق استقرار کرنے کے لیے مقدمہ دائر کیا گیا کہ ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 15(2) کے دعویٰ مذکورہ جائیدادیں آر کے والد کے وارثوں کو منتقل کر دی گئی ہیں۔ یعنی اپیل کنندہ اور جواب دہندگان 2-9 اور 23- دعویٰ خارج کر دیا گیا۔ عدالت عالیہ میں دائر اپیل بھی مسترد کر دی گئی۔ لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد: 1.1. دفعہ 15 ایک ایسی ہندو خاتون کی جائیداد کے جانشینی کا ایک قطعی اور یکساں منصوبہ پیش کرتا ہے جو ایکٹ کے آغاز کے بعد بے موت ہو جاتی ہے۔ یہ سیکشن خواتین کے وارثوں کو پانچ زمروں میں تقسیم کرتا ہے جنہیں اندراجات (a) سے (e) طور پر بیان کیا گیا ہے اور ذیلی دفعہ (1) میں مخصوص کیا گیا ہے۔ ایک ہی نوعیت

کے دو مستثنیات ذیلی دفعہ (2) کے ذریعے ذیلی دفعہ (1) کے ذریعے مقرر کردہ جانشینی کے یکساں ترتیب پر کندہ کیے گئے ہیں۔ [E-D-376]

1.2۔ دو مستثنیات یہ ہیں کہ اگر عورت کوئی مسئلہ چھوڑے بغیر مر جاتی ہے، تو (1) اپنے والد یا والدہ سے وراثت میں ملنے والی جائیداد کے سلسلے میں، وہ جائیداد پانچ اندراجات (a) سے (e) میں بتائے گئے حکم کے مطابق نہیں، بلکہ والد کے وارثوں کو دی جائے گی؛ اور (2) اپنے شوہر یا سر سے وراثت میں ملنے والی جائیداد کے سلسلے میں یہ ذیلی دفعہ (1) کے پانچ اندراجات (a) سے (e) میں بتائے گئے حکم کے مطابق نہیں بلکہ شوہر کے وارثوں کو دی جائے گی۔ [376-جی-ایف]

1.3۔ مذکورہ بالا دو مستثنیات خاتون ہندو کے والد، والدہ، شوہر اور سر سے 'وراثت میں ملنے والی' جائیداد تک محدود ہیں اور ان میں سے کسی کی وصیت کے تحت تحفے یا آلہ کے ذریعے حاصل کردہ جائیداد کو متاثر نہیں کرتے ہیں۔ موجودہ دفعہ 15 کو دفعہ 16 کے ساتھ مل کر پڑھنا ہوگا جو اس کی جائیداد کی جانشینی کا ایک نیا اور یکساں حکم تیار کرتا ہے اور اس کی تقسیم کے طریقے کو منظم کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اس کے باپ یا ماں سے وراثت میں ملنے والی جائیداد کی صورت میں جانشینی کا حکم، اس کا عمل کسی پہلے سے فوت شدہ بیٹے یا بیٹی کے بیٹے، بیٹی یا بچوں کو چھوڑے بغیر مرنے کی صورت تک محدود ہے۔ [376-ایف-جی]

2.1۔ 'آر' کسی بھی بیٹے یا بیٹی یا پہلے سے فوت شدہ بیٹے یا بیٹی کے بچوں کو چھوڑے بغیر بے ہوشی سے مر گیا۔ یہ دلیل کہ 'آر' کو سمجھوتے کے ڈگری نامے کی وجہ سے جائیداد متدعو یہ ملی اور اس وجہ سے، جائیداد اس کے والد یا ماں سے وراثت میں نہیں ملی ہے، بغیر کسی بنیاد کے ہے۔ وہ اپنی ماموں کی جائیداد کی وارث ہونے کی حقدار تھی کیونکہ اس کی ماں کی میعاد ختم ہو چکی تھی۔ چونکہ دوسرے وارثوں کی طرف سے کچھ تنازعہ اٹھایا گیا تھا، اس لیے دعویٰ دائر کیا گیا۔ اس مقدمے میں 'آر' کے حقوق کو تسلیم شدہ گیا اور اس کے حق میں سمجھوتہ ڈگری دعویٰ کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہے کہ اسے اپنی ماں کی بیٹی کے طور پر جائیداد ملی۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے جائیداد متدعو یہ اپنے شوہر یا سر سے نہیں بلکہ اپنی ماں کی طرف سے ملی۔ [E-D،C-377]

آئی امال بنام سہرا منیا اساری اور دیگر اے آئی آر (1996) مدراس 369، کا حوالہ دیا گیا۔

2.2۔ پہلے مدعا علیہ اور دیگر مد مقابل مدعا علیہان کی طرف سے پیش کیا گیا مقدمہ کہ 'آر' کو جائیداد متدعو یہ اس کی ماں سے نہیں بلکہ اس کی دادی اور بڑی دادی سے بھی وراثت میں ملی تھی، اور اس لیے ایکٹ کی دفعہ 15(1) صرف لاگو ہوگی، اسے بالکل بھی قبول نہیں کیا جاسکتا۔ 'آر' نے سمجھوتے کی وجہ سے اپنے حقوق حاصل کیے جو اس کے موجودہ حق کا اعادہ اور حق استقرار ہے۔ لہذا، 'آر' کی موت پر، جس کی بے روزگاری سے موت ہوئی، مقدمہ کی جائیداد متدعو یہ ایکٹ کی دفعہ 15(2)(a) کے پیش نظر والد کے وارثوں کو منتقل کر دی گئی۔
[B-A-379]

وینگو پال پٹنی بنام ٹی امال، اے آئی آر (1979) مدراس 124، منظور شدہ۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1995 کی دیوانی اپیل نمبر 6626۔

1983 کے ایل پی اے نمبر 32 میں مدراس عدالت عالیہ کے 12.4.88 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے رام کمار اور بی سریدھر ریڈی۔

جواب دہندگان کے لیے اے ٹی ایم سمپت، وی بالاجی اور محترمہ ٹی ایس سانٹی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

ڈاکٹر۔ اے آر۔ لکشمین، جسٹس۔ تینوں عدالتوں میں اپنا مقدمہ ہارنے والا ناکام مدعی اس اپیل میں اپیل کنندہ ہے۔ اپیل کنندہ (ڈنڈاپانی چیٹیار) نے ماتحت جج، کڈلور کی عدالت میں 1974 کا او ایس نمبر 300 دائر کیا جس میں یہ حق استقرار کیا گیا کہ دعویٰ کی جائیدادیں اس کی اور جواب دہندگان 2-9 اور 23 (جواب دہندگان 2-9 اور 23) کی ہیں اور اس کی تقسیم اور اس کے علیحدہ قبضے کے لیے کہ وہ متحرک اور غیر منقولہ چیزوں میں اس کے 1/10 ویں حصے پر قبضہ کرے اور ماضی کے اپنے منافع کی وصولی کے لیے۔ مختصر دعویٰ پر اس کا معاملہ یہ ہے کہ دعویٰ کی جائیدادیں راجا تھیمیل کے پاس آئیں اور یہ کہ جائیدادیں اس نے اپنی ماں شیوباگیمیل سے حاصل

کیس۔ راجا تھیمیل، ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 15 (2) (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا گیا ہے) کے مطابق، اسٹریڈھنا وارث کے دعویٰ پر جائیدادوں میں کامیاب ہوا اور راجا تھیمیل کی موت پر، بغیر کسی مسئلے کے اور غیر قانونی دعویٰ پر، مقدمہ کی جائیدادیں راجا تھیمیل کے والد یعنی وینگوپال چیٹیار کے وارثوں کو منتقل کر دی گئیں۔ اپیل کنندہ (مدعی) اور مدعا علیہان 2-8 (مدعا علیہان 2-8) اس کی بیوی کے بذریعہ مذکورہ وینگوپال چیٹیار کے بچے ہیں اور 9 واں مدعا علیہان (9 واں مدعا علیہان) دوسری بیوی کے بذریعہ مذکورہ وینگوپال چیٹیار کا بیٹا ہے اور مدعا علیہان نمبر 23 (مدعا علیہان نمبر 23) اس کی بیویوں میں سے ایک ہے اور وہ وارث ہیں۔

پہلے دعویٰ علیہ بالاسبرامنین چیٹیار (انتقال کر گئے) اور دوسرے دعویٰ علیہان کا معاملہ یہ ہے کہ راجا تھیمیل کی موت پر، مقدمہ کی جائیدادیں راجا تھیمیل کے شوہر کے وارثوں، یعنی متھوکارا سامی کو ایکٹ کی دفعہ 15 (1) کے تحت منتقل کر دی گئیں۔ متبادل میں، جواب دہندگان نے دعویٰ کیا کہ راجا تھیمیل نے ایک جانشینی، نمائش بی-26، جس کی تاریخ 15.06.1972 ہے، پر عمل درآمد کیا اور یہ کہ مذکورہ جانشینی کے مطابق، پہلے جواب دہندہ۔ بالاسبرامنین چیٹیار اور دیگران کے لیے عہد نامہ ہوگا۔

ماتحت جج، کڈلور نے 22 مسائل تیار کیے۔ ذیلی عدالت نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ دعویٰ کی جائیدادیں راجا تھیمیل کے پاس صرف اس وجہ سے آئیں کہ 1926 کے اوایس نمبر 8 میں سمجھوتہ ڈگری شیو باگیم کے بیٹے ننتاسا باپتی اور 1942 کے 15 کی طرف سے دائر کیا گیا تھا اور اس کے پہلے سے موجود حق کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ذیلی عدالت نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ ایکٹ کی صرف دفعہ 15 (1) کو راغب کیا گیا ہے جو پہلے مدعا علیہ بالاسبرامنین چیٹیار اور اس کے معاون مدعا علیہان/مدعا علیہان کے حق میں ہوگا۔ جہاں تک مبینہ وصیت، نمائش بی-26 کا تعلق ہے، ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ یہ ایک حقیقی اور درست دستاویز ہے جسے راجا تھیمیل نے انجام دیا ہے۔ ان نتائج پر، ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندہ/مدعی کے دعوے کو مسترد کر دیا اور دعویٰ خارج کر دیا۔

اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں 1977 کے اے ایس نمبر 1055 کی اپیل کو ترجیح دی۔ عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ مقدمہ کی جائیدادیں راجا تھیمیل کو اس کی ماں سے وراثت کے ذریعے نہیں بلکہ اس کی دادی کی سٹریڈھنا وارث کے دعویٰ پر 1926 کے اوایس نمبر 8 اور 1942 کے اوایس نمبر 15 میں سمجھوتے کے فرمان کے تحت اس کو جائیدادیں عطا کی گئیں اور اس لیے صرف ایکٹ کی دفعہ 15 (1) لاگو ہوتی ہے، اپیل کنندہ کی اپیل کو تاریخ 1 کے فیصلے کے ذریعے مسترد کر دیا گیا۔ فاضل واحد جج نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ ول،

نمائش بی-26، جس کی درخواست پہلے مدعا علیہ/پہلے مدعا علیہ نے کی تھی اور اسے ٹرائل کورٹ کے ذریعے راجا تھیمیل کے ذریعے عمل درآمدی گئی پائی گئی، وہ دل نہیں ہے جو ثابت ہو چکی ہے اور اس لیے، دل کے حوالے سے ٹرائل کورٹ کا نتیجہ اپیل میں خارج کر دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ نے مذکورہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کو 1983 کے عدالتی فرمان اپیل نمبر 32 کو ترجیح دی۔ ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ راجا تھیمیل کی جائیداد دفعہ 15 (1) کے مطابق منتقل ہوگی نہ کہ دفعہ 15 (2) کے مطابق اور یہ جائیداد مدعی، یہاں اپیل کنندہ اور مدعا علیہان 2-9 / مدعا علیہان 2-9 کو منتقل نہیں ہوگی۔ لہذا، اپیل کنندہ/مدعی کی یہ دلیل کہ سینگا ملہم اور تھائیانا کی موت پر، شیو باگیم کو جائیدادوں میں مکمل حق مل گیا، ناقابل قبول تھی۔ ایسا مانتے ہوئے ڈویژن بنچ نے 12.04.1988 پر اپیل کنندہ کی عدالتی فرمان اپیل کو اپیل کنندہ کے اس موقف کو مسترد کرتے ہوئے مسترد کر دیا کہ یہ ایکٹ کی صرف دفعہ 15 (2) ہے جو فوری معاملے میں لاگو ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا فیصلے سے ناراض ہو کر مدعی نے اس عدالت میں موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

ہم نے اپیل کنندہ کے ماہر وکیل مسٹر کے رام کمار اور مد مقابل جواب دہندگان کے ماہر وکیل مسٹر اے ٹی ایم سمپت کو سنا۔ مسٹر کے رام کمار، اپیل کنندہ/مدعی کے فاضل وکیل نے ہمیں ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ استدعاؤں اور فیصلوں اور 1926 کے اوایس نمبر 8 اور 1942 کے اوایس 15 میں سمجھوتے کے فرمانوں کے بذریعے لے گئے۔ مسٹر کے رام کمار نے پیش کیا کہ چونکہ یہ جائیدادیں راجا تھیمیل کو سمجھوتے کے فرمانوں کے ذریعے حاصل ہوئی ہیں (بی-1 کی نمائش)، اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ اس کی ماں کو وراثت میں ملی ہوئی جائیدادیں ہیں اور اس لیے متعلقہ فریقین کے تنازعات پر غور کرنا ہوگا اور اس سوال کے حوالے سے نتیجہ اخذ کرنا ہوگا کہ آیا ایکٹ کی دفعہ 15 (1) لاگو ہوتی ہے یا ایکٹ کی دفعہ 15 (2) آنجہانی راجا تھیمیل کی جائیدادوں کی جانشینی کے معاملے میں لاگو ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، ایکٹ کی شقیں مطابق، اپیل کنندہ/مدعی اور اس کے بھائی اور بہنیں، یعنی مدعا علیہم 2-9 اور اس کی ماں مدعا علیہم 23 راجا تھیمیل کے وارث ہیں اور وہ جائیدادوں کے حقدار ہیں۔

اس کے برعکس، مقابلہ کرنے والے جواب دہندگان کے وکیل، مسٹر اے ٹی ایم سمپت نے پیش کیا کہ راجا تھیمیل نے ایک وصیت، نمائش بی-26، جس کی تاریخ 15.06.1972 تھی، پر عمل درآمد کیا جس کے تحت اس نے کچھ جائیدادوں میں مکمل سود بالا سبرا منین چیٹیار، پہلے مدعا علیہ/پہلے مدعا علیہ اور کچھ جائیدادوں کو اس کے

بیٹے سروان کو دیا اور جائیدادوں کی دیگر ان اشیاء میں محدود سود دوسروں کو جیسے سبرانیم چیٹار، راج لکشمی (ڈی-6) کے شوہر وی ایم کرشنا سوامی چیٹار (ڈی-9) اور ناگ لکشمیمل (D-25) بقیہ کو کچھ جائیدادوں میں پہلے مدعا علیہ/پہلے مدعا علیہ اور اس کے بیٹے سروان کی کچھ دیگر ان جائیدادوں میں رکھنے کی ہدایت۔ دوسرے شیڈول میں مذکور آئٹمز 8 اور 9، جائیدادوں سے حاصل ہونے والی آمدنی سے پہلے مدعا علیہ کو تھر و پیلور کے مندر وغیرہ میں برہموتسوم انجام دینے کی بھی کچھ ہدایت دی گئی تھی۔ مسٹر سمپت نے مزید دعویٰ کیا کہ راجا تھیممل کی موت کے بعد اس نے وصیت کی شرائط کے مطابق جائیدادوں پر قبضہ کر لیا اور بہتری لائی اور کچھ جائیدادوں کو لیز پر بھی دیا۔ لہذا، پہلا مدعا علیہ اور دیگر مدعا علیہم، جو وصیت کے تحت مستفید ہیں، جائیدادوں کے حقدار ہیں اور یہاں تک کہ اگر وصیت موجود نہیں ہے اور راجا تھیممل بے دردی سے مر گیا، تو مقابلہ کرنے والے مدعا علیہم ہی ایکٹ کے تحت راجا تھیممل کے وارثوں کی حیثیت سے جائیدادوں کے حقدار ہیں۔

لہذا، سوال یہ ہے کہ راجا تھیممل کی چھوڑی گئی جائیدادوں کو کون کامیاب کرے گا (اس کے ذریعہ 27.08.1927 اور 19.09.1949 کے سمجھوتے کے حکم نامے B-2 اور B-8 کے تحت حاصل کیا گیا تھا) بالترتیب 1926 کے اوایس نمبر 8 اور 1942 کے O.S نمبر 15 میں اس کی موت کے درمیان۔ ایک طرف اپیل کنندہ/مدعی اور مدعا علیہ 2-9 / مدعا علیہ 2-9 اور دوسری طرف پہلا مدعا علیہ/پہلا مدعا علیہ اور دوسرے مدعا علیہ۔ اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں، متعلقہ شق کو دوبارہ پیش کرنا مفید ہے، یعنی ایکٹ کی دفعہ 15، جو اس طرح پڑھتا ہے:

"15- خواتین ہندوؤں کے معاملے میں جانشینی کے عمومی اصول۔

(1) مرتی ہوئی ہندو خاتون کی جائیداد دفعہ 16 میں طے شدہ اصول کے مطابق منتقل ہو جائے گی،-

(a) سب سے پہلے، بیٹوں اور بیٹیوں (بشمول کسی پہلے سے فوت شدہ بیٹے یا بیٹی کے بچے) اور شوہر پر

بھی؛

(b) دوم، شوہر کے وارثوں پر؛

(c) تیسرا، ماں اور باپ پر؛ چوتھا، باپ کے وارثوں پر؛ اور آخر میں، ماں کے وارثوں پر۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود،۔

(a) کوئی جائیداد جو کسی ہندو خاتون کو اس کے والد یا ماں سے وراثت میں ملی ہو، متوفی کے کسی بیٹے یا بیٹی کی غیر موجودگی میں (بشمول کسی پہلے فوت شدہ بیٹے یا بیٹی کے بچے) ذیلی دفعہ (1) میں مذکور دوسرے وارثوں کو نہیں، بلکہ باپ کے وارثوں کو منتقل کر دی جائے گی۔ اور

(b) کوئی جائیداد جو کسی ہندو خاتون کو اس کے شوہر یا اس کے سر سے وراثت میں ملی ہو، متوفی کے کسی بیٹے یا بیٹی (بشمول کسی پہلے فوت شدہ بیٹے یا بیٹی کی اولاد) کی غیر موجودگی میں، ذیلی دفعہ (1) میں مذکور دوسرے وارثوں کو نہیں، بلکہ شوہر کے وارثوں کو منتقل کر دی جائے گی۔

مذکورہ بالا دفعہ ایک ایسی ہندو خاتون کی جائیداد کے جانشینی کی ایک قطعی اور یکساں اسکیم پیش کرتا ہے جو ایکٹ کے آغاز کے بعد بے حیائی سے مرجاتی ہے۔ یہ دفعہ خواتین کے وارثوں کو پانچ زمروں میں تقسیم کرتا ہے جنہیں اندراجات (a) سے (e) طور پر بیان کیا گیا ہے اور ذیلی دفعہ (1) میں مخصوص کیا گیا ہے۔ ایک ہی نوعیت کے دو مستثنیات ذیلی دفعہ (2) کے ذریعہ ذیلی دفعہ (1) کے ذریعہ مقرر کردہ جانشینی کے یکساں ترتیب پر کندہ کیے گئے ہیں۔ دو مستثنیات یہ ہیں کہ اگر عورت کوئی مسئلہ چھوڑے بغیر مرجاتی ہے، تو (1) اپنے والد یا والدہ سے وراثت میں ملنے والی جائیداد کے سلسلے میں، وہ جائیداد پانچ اندراجات (a) سے (e) میں بتائے گئے حکم کے مطابق نہیں، بلکہ والد کے وارثوں کو دی جائے گی؛ اور (2) اپنے شوہر یا سر سے وراثت میں ملنے والی جائیداد کے سلسلے میں یہ ذیلی دفعہ (1) کے پانچ اندراجات (a) سے (e) میں بتائے گئے حکم کے مطابق نہیں بلکہ شوہر کے وارثوں کو دی جائے گی۔ مذکورہ بالا دو مستثنیات خاتون ہندو کے والد، والدہ، شوہر اور سر سے 'وراثت میں ملنے والی' جائیداد تک محدود ہیں اور ان میں سے کسی کی وصیت کے تحت تحفے یا آلہ کے ذریعے حاصل کردہ جائیداد کو متاثر نہیں کرتے ہیں۔ موجودہ دفعہ 15 کو دفعہ 16 کے ساتھ مل کر پڑھنا ہوگا جو اس کی جائیداد کی جانشینی کا ایک نیا اور یکساں حکم تیار کرتا ہے اور اس کی تقسیم کے طریقے کو منظم کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اس کے باپ یا ماں سے وراثت میں ملنے والی جائیداد کی صورت میں جانشینی کا حکم، اس کا عمل بیٹے، بیٹی یا کسی پہلے سے فوت شدہ بیٹے یا بیٹی کے بچوں کو

چھوڑے بغیر مرنے کی صورت تک محدود ہے۔

دفعہ 15 کی ذیلی دفعہ (2) کسی خاتون کے پہلے سے فوت شدہ بیٹے یا بیٹی کے بیٹے، بیٹی یا بچوں کو چھوڑے بغیر بے خوابی سے مرنے کی صورت میں مستثنیٰ قرار دیتی ہے۔ ایسی صورت میں مقرر کردہ قاعدہ یہ معلوم کرنا ہے کہ اسے جائیداد کس منبع سے وراثت میں ملی ہے۔ اگر یہ اس کے والد یا ماں سے وراثت میں ملا ہے، تو یہ دفعہ 15 (2)(a) کے تحت تجویز کردہ کے مطابق منتقل ہو جائے گا۔ اگر یہ اسے اپنے شوہر یا سر سے وراثت میں ملتا ہے، تو یہ دفعہ 15 (2)(b) کے تحت اس کے شوہر کے وارثوں کو منتقل ہو جائے گا۔ شق یہ نافذ کرتی ہے کہ ایسی صورت میں جہاں جائیداد کسی عورت کو اس کے والد یا ماں سے وراثت میں ملتی ہے، وہ دوسرے وارثوں کو نہیں، بلکہ اس کے والد کے وارثوں کو منتقل کرے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر کوئی بیٹا یا بیٹی بشمول کسی پہلے سے فوت شدہ بیٹے یا بیٹی کے بچے نہیں ہیں، تو جائیداد اس کے والد کے وارثوں کو منتقل کر دی جائے گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر جائیداد کسی عورت کو اس کے والد یا ماں سے وراثت میں ملتی ہے، تو نہ ہی اس کے شوہر یا اس کے وارثوں کو ایسی جائیداد ملے گی، بلکہ یہ اس کے والد کے وارثوں کو واپس کر دی جائے گی۔

موجودہ معاملے میں، یہ متدعو یہ نہیں ہے کہ راجا تھیمیل کا انتقال بغیر کسی بیٹے یا بیٹی یا پہلے سے فوت شدہ بیٹے یا بیٹی کے بچوں کو چھوڑے ہوا تھا۔ لہذا جائیداد اس کے والد کے وارثوں کو منتقل کر دی جائے گی۔ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اسے یہ جائیداد سمجھوتے کے ڈگری نامے کی وجہ سے ملی اور اس لیے یہ جائیداد اسے اپنے والد یا والدہ سے وراثت میں نہیں ملی۔ ہمارے خیال میں یہ استیمال بے بنیاد ہے۔ وہ شیو باگیمیل کی بیٹی تھی اور اس لیے وہ اپنی نانا کی جائیداد کی وارث ہونے کی حقدار تھی کیونکہ اس کی ماں کی میعاد ختم ہو چکی تھی۔ چونکہ دوسرے وارثوں کی طرف سے کچھ تنازعہ اٹھایا گیا تھا، اس لیے دعویٰ دائر کیا گیا۔ اس مقدمے میں راجا تھیمیل کے حقوق کو تسلیم شدہ گیا اور اس کے حق میں سمجھوتہ ڈگری دعویٰ کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہے کہ اسے اپنی ماں کی بیٹی کے طور پر جائیداد ملی۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے جائیداد اپنے شوہر یا سر سے نہیں بلکہ اپنی ماں کی طرف سے ملی۔ اس صورت حال میں، اس کے والد کے وارث، یعنی ایس وی وینگوپال چیٹیار کے وارث، ایکٹ کی دفعہ 15 (2)(a) کے پیش نظر اس کی جائیداد کے وارث ہونے کے حقدار ہوں گے۔

آئی امال بنام سہرا نیا اساری اور دیگر اے آئی آر (1966) مدراس 369 کے معاملے میں ایک اقتباس کو مفید طور پر یہاں پیش کیا جاسکتا ہے:

"ایک خاتون ہندو کی جانشینی عام طور پر دفعہ 15 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت فراہم کی جاتی ہے۔ ذیلی دفعہ (2) کے تحت ایک رعایت درج کی گئی ہے جس میں جائیداد کے حوالے سے منتقلی کے ایک مختلف طریقے کو تسلیم کیا گیا ہے جسے عورت نے وراثت کے ذریعے حاصل کیا تھا، ایک طرح سے بہت محدود حد تک اس معاملے میں پرانے ہندو قانون کو تسلیم کرتے ہوئے جس نے وراثت میں ملنے والی جائیداد میں عورت کی جائیداد کو محدود کر دیا تھا اور آخری مکمل مالک سے اس کی منتقلی کے لیے فراہم کیا گیا تھا۔ پہلی نظر میں، مستثنیٰ شخص باپ کی کنہی جائیداد میں برقرار رکھنا چاہتا ہے جو متوفی خاتون کو اس کے والدین سے وراثت میں ملی ہے اور اسی طرح شوہر کے کنہی میں اپنے شوہر یا سر سے مناسب طریقے سے وراثت میں برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ لفظ "وراثت" کا مطلب وارث کے طور پر حاصل کرنا ہے، یعنی نسل کے لحاظ سے جانشینی۔

وینگوپال پلٹی بنام ٹی امال، اے آئی آر (1979) مدراس 124 میں رپورٹ کیے گئے مقدمے میں مدراس عدالت عالیہ کی ایک ڈویژن بنچ نے مشاہدہ کیا کہ ایسے معاملات میں جہاں خواتین ہندوؤں نے سمجھوتے کی وجہ سے حقوق حاصل کیے ہیں وہ خواتین ہندوؤں کے پہلے سے موجود حق کا اعادہ اور حق استقرار ہے۔

فریقین کے متعلقہ کیس، جیسا کہ ان کے متعلقہ وکیل نے دعویٰ کیا ہے، کا خلاصہ پہلے ہی مندرجہ بالا پیراگراف میں کیا جا چکا ہے۔ اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ راجا تھیمیل بے دردی سے مرگیا اور اسے دعویٰ نمبر 8/1926 اور دعویٰ نمبر 15/1942 میں سمجھوتے کے ذریعے کچھ چیزیں حاصل ہوئیں جو نتا سا باپتی نے دائر کی تھیں۔ عرضی دعویٰ کے دوسرے شیڈول میں آئٹم 1 سے 3، 5 اور 8 سے 18 راجا تھیمیل کو او ایس نمبر 8/1926 میں منظور کردہ سمجھوتہ ڈگری تحت مختص کیے گئے تھے۔ اسی طرح او ایس نمبر 15/1942 میں منظور کیے گئے سمجھوتے کے ڈگری نامے کے تحت آئٹم 4، 6 اور 7 راجا تھیمیل کو دیے گئے تھے۔ اس طرح راجا تھیمیل کو ملنے والی تمام اشیا دونوں دعویٰ میں سمجھوتے کے ڈگری نامے کے تحت تھیں۔

ہم نے اپیل کنندہ کے وکیل اور جواب دہندگان کے وکیل کی طرف سے پیش کردہ دلائل پر اپنی سوچ سمجھ کر غور کیا ہے جس میں استدعا، ثبوت کی نمائش، ریکارڈ اور اس اپیل میں اعتراض کردہ فیصلوں کے مخصوص حوالے ہیں۔ اپیل گزار۔ مدعی کے لیے تعلیم یافتہ وکیل کی طرف سے پیش کیا گیا بیان قبولیت کے لائق ہے۔ ٹرائل کورٹ، فاضل واحد جج اور عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے فاضل جج اپیل کنندہ/مدعی کے کیس کو مسترد یا مسترد کرنے میں

غلطی کر رہے ہیں۔

ہماری رائے میں، اپیل کنندہ / مدعی کی یہ دلیل کہ یہ ایکٹ کی صرف دفعہ 15 (2) ہے جو 1972.1.7 پر راجا تھیمیل کی موت کے بعد اس کی جائیدادوں پر فوری معاملے میں لاگو ہوتی ہے، اس کی تائید اور اچھی طرح سے بنیاد رکھتی ہے۔ عدالت عالیہ نے فاضل واحد جج کے اس نتیجے کو برقرار رکھا کہ B-26 نکالیں، راجا تھیمیل کی طرف سے پھانسی دی گئی وصیت، پہلے مدعا علیہ کے مطابق، ایسی وصیت نہیں ہے جو اس کے ذریعے پھانسی دی گئی ثابت ہوتی ہے، اسے مزید یہ فیصلہ دینا چاہیے تھا کہ جائیداد ایکٹ کی دفعہ 15 (2) (a) کے مطابق راجا تھیمیل کے والد کے وارثوں کو منتقل کی گئی تھی۔

موجودہ کیس کے حقائق سے یہ معلوم ہوگا کہ راجا تھیمیل کو اپنی ماں سے جائیداد وراثت میں ملی تھی، لاگو ہونے والی دفعہ ایکٹ کی دفعہ 15 (2) ہوگی، جس کے مطابق جائیدادیں اس کے والد کے وارثوں کے پاس جائیں گی، اور اس لیے مدعی / اپیل کنندہ اور جواب دہندگان 2-9 / جواب دہندگان 2-9 جو راجا تھیمیل کے والد وینوگوپال چیٹیار کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں، اپنی تیسری بیوی ناگ لکشمی کے بذریعے دعویٰ پر پریٹیز کے حقدار ہوں گے۔ لہذا، پہلے مدعا علیہ اور دیگر مد مقابل مدعا علیہم کی طرف سے پیش کیا گیا مقدمہ کہ راجا تھیمیل کو جائیداد اس کی ماں سے نہیں بلکہ اس کی دادی اور بڑی دادی سے بھی وراثت میں ملی تھی، اور اس لیے، ایکٹ کی دفعہ 15 (1) صرف لاگو ہوگی، بالکل بھی قابل قبول نہیں ہے۔

فوری معاملے میں، راجا تھیمیل نے سمجھوتے کی بنا پر اپنے حقوق حاصل کیے جو اس کے پہلے سے موجود حق کا اعادہ اور حق استقرار ہے۔ لہذا، راجا تھیمیل کی موت پر، جس کی موت بے جا اور بغیر کسی دعویٰ کے ہوئی، مقدمہ کی جائیدادیں اس کے والد وینوگوپال چیٹیار کے وارثوں کو منتقل کر دی گئیں۔ موجودہ مدعی / اپیل کنندہ، دی ڈنڈاپانی چیٹیار، جو اپنی تیسری بیوی کے بذریعے راجا تھیمیل کے والد کا بیٹا ہے اور مدعا علیہان 2-9 اور 23 جو راجا تھیمیل کے والد کے بچے ہیں اور ان کی بیویوں میں سے ایک قانون کی دفعہ 15 (2) (a) کے تحت وارث بن جاتے ہیں اور کامیاب ہونے کے حقدار ہوتے ہیں کیونکہ سمجھوتہ ڈگری تحت جائیداد راجا تھیمیل کے پاس آئی تھی جو عدالتوں کے بذریعے منظور کردہ سمجھوتہ ڈگری تحت اس کے پہلے سے موجود حق استقرار کرنے کے مترادف ہے۔

ہماری رائے میں، مدعی / اپیل کنندہ اور مدعا علیہان 2 سے 9 اور 23 / مدعا علیہان 2 سے 9 اور 23

راجا تھیمیل کے واحد جائز وارث ہیں اور راجا تھیمیل کی جائیدادوں کے جانشین ہونے کے حقدار ہوں گے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہمیں ماتحت جج، کڈلور کے ذریعے منظور کردہ فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دینے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے جس کی تصدیق عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے 1977 کے اے ایس نمبر 1055 میں اور عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ نے ایل پی اے نمبر 32/1983 مورخہ 12.4.1988 میں کی تھی۔

لہذا، مدعی/اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کی گئی یہ اپیل کامیاب ہو جاتی ہے۔ اس کارروائی میں فریقین کے تعلقات پر غور کرتے ہوئے، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

بی۔بی۔

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔